قرآن کریم سے مجرمانہ غفلت پر ہمارے محترم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی کا حسب ذیل بصیرت افروز مضمون اس قابل ہے کہ الگ مضمون کی شکل دینے کی بجائے اسے نقشِ آغاز ہی میں شامل کر دیا جائے ——

—— ایک زمانہ تھا جبکہ مسلمان قرآن کریم کی ہر قسم کی خدمت کو سرمایۂ سعادت سمجھتا رہا۔ اسکی تلاوت سے اس کے کام و دہن کو شیرینی ملتی تھی۔ اس میں تفکر و تدبر کو وہ اپنے ذہن اور قلب کیلئے ذریعۂ قرار و سکون پاتا تھا، اور اس کے سننے میں لطف و سرور محسوس کرتا تھا —— شاہجہان بادشاہ نے ایک قاری سے چند آیتیں سنیں تو پورا گاؤں انعام میں دیدیا —— خواجہ فریدالدین شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے خدام میں سے بعض حضرات روزانہ چار چار ختم قرآن مجید کا معمول رکھتے تھے —— مولانا گیلانی مرحوم نے غالباً نظام تعلیم و تربیت ہی میں لکھا ہے۔ کہ محمد تغلق مرحوم کے محل سرائے میں ایک ہزار کنیز وہ تھیں جنہیں قرآن مجید یاد تھا ——

واقعہ یہ ہے کہ ہمارے اسلاف رحمہم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے ایک ایک لفظ اور ایک ایک حرف کی حفاظت کو اپنا سب سے اہم فریضہ قرار دے لیا تھا۔ قرأت سبعہ متواترہ کو بہ اہتمام تام محفوظ رکھا —— حضرت عاصم کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ آپ حفاظتِ قرآنِ کریم کیلئے اس حد تک کمر بستہ رہے، کہ چالیس سال تک آپ کیلئے بستر تک نہیں بچھایا گیا، اور اس تمام عرصہ میں رات کو استراحت کیلئے زمین سے پیٹھ نہیں لگائی —— تیس سال تک روزانہ قرآن مجید کا پورا ختم کرتے رہے —— وقتِ وصال آپ کی ہمشیرہ رونے لگیں تو فرمایا: "غم نہ کرو تیرے بھائی" یعنی خود میں نے "اس مکان کے اس گوشہ میں دو چار نہیں اٹھارہ ہزار ختم قرآن مجید کئے۔ مطلب یہ تھا کہ سفر اگرچہ طویل و ہویل ہے، مگر میں جب اتنا ساز و سامان ساتھ لئے جا رہا ہوں تو پھر رونے کی کیا بات ہے۔ یہی حال دیگر قراءِ عظام اور ان کے ارشد تلامذہ کا رہا ——

نہ صرف الفاظ بلکہ ان کی ادا، تک کو محفوظ رکھنے کی سعی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی تھی —— صاحب اتقان نے ذیل کی روایت کو ذکر کر کے فرمایا ہے، ورجالہ ثقات "سنداس کی صحیح اور مضبوط ہے"۔

روایت یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سامنے کسی نے آیت انما الصدقات للفقراء کی تلاوت کی اور اسطرح کہ لفظ فقرآء کو مد کے ساتھ نہیں پڑھا تو آپ نے سختی سے تنبیہ کی اور فرمایا ماھکذا اقرانیھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم —— اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسا نہیں پڑھایا۔ انہوں نے دریافت کیا کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسطرح پڑھایا۔ تو آپ نے الفقرآء پہ مد کو خوب

ظاہر کرکے فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح پڑھایا ــــــ

سوچنے کی بات ہے کہ جب الفاظ قرآنی کی ادائیگی کے سیکھنے کی خود صاحب لسان خالص عرب لوگوں کو بھی اللہ کے نبی سے سیکھنے کی ضرورت تھی۔ تو یہ کتنا بڑا الحاد اور زندقہ ہے کہ مطالب قرآنی اور معانی فرقانی کے سمجھنے میں اپنے آپ کو تعلیم و تبیین نبوت سے بے نیاز سمجھا جاوے۔

یہ تو دور سعادت کے صرف چند واقعات تھے۔ جو کہ بطور نمونہ عرض کر دئے گئے۔ آخری دور تک بھی مسلمان اس نعمت سے محروم نہیں رہا۔ حضرت مولانا زکریا صاحب شیخ الحدیث سہارنپوری اپنے والد ماجدؒ کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب ان کا دودھ چھڑایا گیا تو پاؤ پارہ قرآن مجید یاد تھا۔ (حکایات صحابہؓ)

شیخ التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی والدہ ماجدہ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ گھر کے کام کاج اور دیگر اوراد و وظائف کے ساتھ ساتھ ماہ رمضان المبارک میں چالیس ختم قرآن کے کیا کرتی تھیں۔ (ملفوظات) ــــــ خود ہمارے ہاں کے ایک بزرگ جناب کرم شاہ صاحب مرحوم کے متعلق خاندانی روایات کے مطابق مشہور ہے کہ انہوں نے قرآن مجید کے ایک لاکھ ختم کئے تھے۔ کثرت تلاوت سے یہاں تک زبان جاری ہوگئی تھی کہ قضاء حاجت کے وقت زبان کو پکڑنا پڑتا تھا، تاکہ اس حالت میں زبانی تلاوت سے بے ادبی نہ ہو ــــــ موصوف مرحوم کی قبر ہمارے شہر کلاچی کے ایک شرقی قبرستان میں واقع ہے، جو مشہور ہی قبرستان حافظ کرم شاہ کے ساتھ ہے ــــــ

لیکن اب گردش ایام نے یہ منحوس دن بھی دکھائے کہ حسب روایت الحق اکوڑہ خٹک وائس چانسلر پشاور یونیورسٹی چوہدری محمد علی کا بیان ہے۔ کہ اس مرتبہ یونیورسٹی کے ٹیچر ٹریننگ سنٹر میں داخلہ لینے کیلئے جتنے مرد اور خاتون امیدوار آئے ان میں سے ایک کو بھی قرآن مجید کا پڑھنا نہیں آتا تھا۔ ــــــ یہ ہمارے تعلیم یافتہ حضرات کی حالت ہے، ان پڑھ عوام کا تو کیا کہنا ــــــ

صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم سے دور حاضر کے مسلمان کی وابستگی معلوم کرنا ہو تو کوہستان راولپنڈی ۶ر نومبر ۱۹۶۶ء کی اشاعت کا مطالعہ فرمائیے ــــــ لکھتے ہیں: کراچی ایم۔ اے کے طلباء نے سیرت نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیہ پہ جو کچھ لکھا اس میں یہ بھی پایا گیا۔ کہ:

> حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ایک بہت بڑے لینڈ لارڈ کے گھر پیدا ہوئے، ابتدائی تعلیم مکہ کے ہائی سکول میں حاصل کی اور بعد ازاں اعلیٰ تعلیم کے لئے کیمبرج یونیورسٹی لندن چلے گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ــــــ یہ پاک ملک کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ جسے کل ڈی سی، یا وزیر تعلیم بلکہ اسلامی

کے وزیر قانون بن جانے کا بھی امکان ہے، کی دینی معلومات ہیں۔ جس ماحول میں اسکی تعلیم و تربیت ہوئی اس کے اثرات سے اس کے عقیدہ میں نبیؐ کا اللہ کے سوا کسی کا شاگرد ہونا بھی جائز ہے۔ اور سب سے بڑا اعزاز جو وہ اپنے پیارے نبیؐ کو دے سکتا تھا، اس کے نزدیک کسی لینڈ لارڈ کے گھر میں پیدا ہونا تھا، اور وہ قدر و منزلت کا اعلےٰ معیار اے سکول اور پھر لندن کی کیمبرج یونیورسٹی کو ہی سمجھ رہا ہے۔ سچ کہا تھا اقبالؒ مرحوم نے ؎

گرچہ مکتب کا جواں زندہ نظر آتا ہے　　مردہ ہے مانگ کے لایا ہے فرنگی سے نفس

لیکن کیا فرنگی کے چلے جانے کے بعد بھی مکتب کے جواں کی زندگی نما موت پورے ملک کی رسوائی نہیں ؟

کوہستان نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ پشاور یونیورسٹی کے صدر شعبہ اسلامیات کے حسب روایت بی۔ اے کا امتحان پانصد لڑکوں نے دیا، اسلامی ارکان کے بارے میں پوچھا گیا تو ایک صاحبزادے نے لکھا کہ وہ چار ہیں قرآن، انجیل، تورات اور مہا بھارت ـــــ

سنا آپ نے اسلام کے ستون چار ہیں جن پر ہمارے ایک معمارِ ملک کے عقیدہ میں اسلام کی عمارت اٹھائی گئی ہے، اور وہ ہیں قرآن، انجیل، تورات اور مہا بھارت۔

دینیات کی تعلیم لازمی قرار دی گئی ہے۔ تعلیمی ترقی پر ۲۹ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائے گا، کے خوش کن اور فریب افزا اعلانات کے ساتھ ساتھ جب دین و قرآن اور صاحب قرآن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یہ تمسخر اور استہزا روا رکھا جا رہا ہو تو اس ملک کا انجام کیا ہوگا۔ یہ بلا شبہ ایک لرزا دینے والا بھیانک تصور ہے، کیا ہمیں ادنیٰ سے تغیر کے ساتھ درج ذیل شعر اپنے با اختیار اور ذمہ دار اقتدار صاحب صدر کی خدمت میں پیش کرنے کی اجازت دی جائیگی کہ ؎

اے صدرِ ملک کیا کہیں پوچھے اگر کوئی　　کشتی یہ ڈوبتی ہوئی کس ناخدا کی ہے

کالج میں اسلامیات کی پروفیسری کیلئے قریب ہی دنوں میں پشاور میں انٹرویو ہوا، تو ایک ثقہ راوی جو کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے فاضل اور شریک انٹرویو تھے، کا بیان ہے کہ کئی امیدواروں سے صرف دعائے قنوت سنی گئی، کسی سے نمازِ جنازہ کی ترکیب پوچھی گئی اور بعض سے آمنت باللہ کی تلاوت کرائی گئی۔ یعنی جو صاحب ان مشکل ترین سوالات کا جواب دے سکے وہ کالج میں اسلامیات کا پروفیسر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے، اور بہت ممکن ہے کل کو وہ ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کا بہترین مشیر بلکہ مسند رکن بھی بن سکے۔

اس پر بس نہیں بلکہ ایم اے اسلامیات کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر چھ سو روپیہ

انعام پانے والے "مجتہد اعظم" ایک فاضل دارالعلوم دیوبند سے یہ پوچھتے پھرتے ہیں کہ صحاح ستہ میں جو کتابیں شمار ہوتی ہیں ان کے نام کیا ہیں ———— اسلام اسلام کی رٹ لگا کر دنیا کو فریب دینا آسان ہے۔ لیکن جب آنکھیں کھلیں گی تو پتہ چلے گا کہ ؏

باخدا تزویر وحیلہ کے روا ست

امام شافعیؒ جیسا متبحر عالم اور مجسم تقویٰ بزرگ فرماتے ہیں مجھے ایک مسئلہ مستنبط کرنے کی قرآن کریم سے ضرورت ہوئی تو تین سو بار پورے قرآن مجید کو بار بار پڑھنے کی نوبت آئی تب جا کر کہیں مسئلہ کھلا ———— لیکن آج مجموعہ قوانین اسلام کے مرتب کی عربی دانی کا یہ عالم ہے، کہ بقول ماہنامہ بینات کراچی وہ قرئین بروزن کونین تثنیہ قر، بمعنی حیض یا طہر کو قرآن جمع قرینہ سمجھ رہا ہے ——— اور دین بمعنی مذہب و تدین کو دَین بالفتح بمعنی قرض کے سمجھ کر اپنی استدلال کی عمارت اٹھاتا ہے، اور کل کو اسی کا مجموعہ قوانین اسلام مستند فقہ اسلامی تصور ہو گا ——— اور اسے شامی عالمگیری بدائع فتح القدیر اور بحر الرائق کے مقابلہ میں پیش کیا جائے گا ——— ؏

وائے گر در پس امروز بود فردائے

کیا دینی راہنما یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تحریفی فتنے جن کی بنیادیں اب نہایت گہری ہوتی جا رہی ہیں ہماری چند پر زور قرار دادوں سے ختم ہو جاویں گے، اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر انہیں سوچنا چاہیئے کہ کسی لائحہ عمل کو بروئے کار لانے کیلئے تاخیر در تاخیر کیا عملی مداہنت نہیں ؟ ؎

گوئے میدان سعادت درمیاں افگندہ اند کس بمیداں در نمی آید سواراں را چہ شد

■■

۱۔ براہ کرم خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں ورنہ ادارہ تعمیل حکم سے قاصر ہو گا۔

۲۔ مدت خریداری ختم ہونے کی اطلاع دفتر سے ایک ماہ قبل دی جاتی ہے۔ بعض حضرات نہ تو جواب دیتے ہیں۔ اور نہ وی پی وصول کرتے ہیں۔ اس سے ایک دینی ادارہ کو نقصان پہنچتا ہے۔

۳۔ الحق کی توسیع اشاعت ایک اہم دینی خدمت ہے۔ قارئین اسطرف توجہ فرما دیں۔

۴۔ الحق کے مضامین شائع کرتے وقت الحق کا حوالہ ضرور دینا چاہیے۔

۵۔ الحق میں اشتہارات دیکر اجر دارین حاصل کریں۔

۶۔ سالانہ خریداری کیلئے ہندوستانی حضرات مولانا ازہر شاہ شاہ منزل دیوبند کو رقم بھیج کر دفتر الحق کو اطلاع دیں۔ پرچہ جاری کر دیا جائے گا۔